الجامع لابن وہب: اخوت پر مجموعۂ احادیث

تحریر: محمد زکریا خان

ایک ایسا دور جہاں سیاسی دھڑے بندیاں، قوم پرستی، ملک پرستی، صوبائیت، لسانیت اور مذہبی فرقہ واریت ایسی وبائیں "مسلمان" کو ہڑپ کر گئیں، امام عبداللہ بن وہب رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب الإخاء اس "مسلمان" کو واگزار کرانے کی نہایت اعلیٰ بنیاد فراہم کرتی ہے۔ زیر نظر مقدمہ کتاب کا تعارف ہے۔ کتاب کا متن، جو کہ صرف احادیث پر مشتمل ہے، موجودہ شمارہ سے "مشکاۃ" سیکشن میں دیا جارہاہے۔ (ادارتی نوٹ)

حدیث پاک کا یہ مجموعہ قدیم ترین صحیفوں میں سے ایک ہے۔ عبد اللہ بن وہب امام مالک کے معاصر ائمہ میں سے ہیں۔ امام عبد اللہ بن وہب علم حدیث کا بحر بے کراں تھے۔ آپ کا شمار ایسی عظیم ہستیوں میں ہوتا ہے جنہوں نے ملکہ فقہ اور علم حدیث دونوں کو اپنے اندر سمو لیا تھا۔ موطا امام مالک کی ایک روایت آپ سے بھی ہے مگر وہ متداول نہیں ہے۔ یحیی بن یحیی سے موطا کی متداول روایت کا سماع امام ابن وہب سے ہی ہے۔

حدیثوں کا زیر نظر مجموعہ بیسویں صدی تک مصر کی لائبریری میں مخطوطے کی شکل میں محفوظ چلا آیا۔ مصر ہی کے ایک اشاعتی ادارہ دار ابن جوزی نے اِس مخطوطہ کو زیور طباعت سے آراستہ کیا۔ یہی نہیں بلکہ ادارہ نے حدیثوں کی تخریج کا بھی اہتمام کرایا ہے۔ جامعہ ازھر مصر کے فارغ التحصیل ممتاز عالم دین پروفیسر ڈاکٹر مصطفی حسن حسین محمد ابو الخیر نے تحقیق و تخریج کا فریضہ انجام دیا ہے۔ دار ابن جوزی اور فاضل محقق کو اللہ تعالی اس عظیم

کاوش پر اجر کثیر عطا فرمائے۔ 1995ء میں یہ مخطوطہ کتابی شکل میں شائع ہوا تھا۔

جامع ابن وھب میں امام صاحب نے مرفوع حدیثوں کے علاوہ موقوف اور مقطوع احادیث کو بھی جمع کر دیا ہے۔ حدیثوں کی صحت جاننے کے لیے اصل کتاب مطبوعہ دار ابن جوزی کی طرف رجوع کیا جائے۔ حدیث کی سند طوالت سے بچنے کے لیے حذف کر دی گئی ہے۔ سند کے لیے بھی اصل کتاب کی طرف رجوع کیا جائے۔

ہم نے اس مجموعہ حدیث سے ایک موضوع کا انتخاب کیا ہے۔ امام ابن وھب نے اس موضوع کا عنوان الاخاء فی اللہ (مسلمانوں کے مابین اللہ کے لیے محبت) باندھا ہے۔

مترجم نے سیاق وسباق اور قرائین سے حدیث کا جو مفہوم اخذ کیا ہے اسے پیش کر دیا ہے۔ لفظی ترجمے سے ہم نے عمداً احتراز کیا ہے۔ لفظی ترجمے سے اگرچہ مترجم گرفت سے بچ جاتا ہے مگر مفہوم کی اہمیت ہمارے پیش نظر اس وقت زیادہ ہے۔ امید ہے کہ اہل علم اس جسارت پر مترجم کا عذر قبول فرمائیں گے۔

اسلام پر بیرون سے جو یلغار ہوئی ہے اس نے مسلمانوں کو دین کی اسپرٹ سے دور کرنے میں کافی کامیابی حاصل کی ہے۔ اسلام کی ایک بڑی بنیاد ہی باہمی محبت ایثاراور خیر خواہی سے عبارت ہے۔ یوں کہنا زیادہ صحیح ہے کہ دین سارے کا سارا ہی خیر خواہی کا نام ہے۔ لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد اہل اسلام کے بیچ اخوت کا ایک بے لوث اور مضبوط رشتہ قائم ہوتا ہے۔ یہی رشتہ آگے چل کر الجماعۃ کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ مسلمانوں کے درمیان ولاء (ایک دوسرے کی پشت پناہی) کا رشتہ فضائل اعمال میں سے نہیں ہے بلکہ یہ فرائض میں سے ہے۔ اقامت صلاۃ اسی فریضے کا ایک خوبصورت مظہر ہے۔

آج ہمارے خطوں میں جو بدامنی ہے وہ فریضہ اخاء سے چشم پوشی کا نتیجہ ہے۔ احادیث کا زیر نظر مجموعہ ہم اپنی روز مرہ زندگی میں اپنا کر وہ خیر عظیم حاصل کر سکتے ہیں جو کئی صدیوں تک عالم اسلام کا امتیاز رہی ہے۔ پر امن اور خیر خواہی پر قائم عالم اسلام۔